احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 47

منگل 19 نومبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 19 نومبر 2013ء 14 محرم 1435 ہجری 19 نبوت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 261

## پاک بندے

یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں
خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں
اگر اس طرف سے نہ آوے خبر تو ہو جائے یہ راہ زیر و زبر
طلب گار ہو جائیں اس کے تباہ وہ مر جائیں دیکھیں اگر بند راہ

(درثمین)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورہ مشرق بعید کے حالات، افضال وبرکات الٰہیہ کا تذکرہ اور خدا تعالیٰ کے شکر کے جذبات

# احمدیوں کو اپنے متعلق لوگوں کے اعلیٰ خیالات کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے

## اللہ تعالیٰ کے فضل سے بذریعہ میڈیا کوریج 46 ممالک میں ساڑھے 3 کروڑ لوگوں تک دین حق اور جماعت کا پیغام پہنچا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 نومبر 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 نومبر 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست پیش کیا گیا۔ حضور انور نے اپنے حالیہ دورہ آسٹریلیا اور مشرق بعید کے سفر کے حالات، روداد اور دورہ کے دوران خدا تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضال و برکات کا مختصر تذکرہ کیا اور فرمایا الفضل میں اس دورہ کی تفصیلی رپورٹس شائع ہو رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہر دورہ اور ہر دن ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے شکر کے مضمون کی نئی آگاہی دیتا اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دورے کی پہلی منزل سنگاپور تھی، اس میں دس دن قیام کیا، انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی، فلپائن، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویتنام، پاپوانیوگنی اور میانمار سے آنے والے وفود سے ملاقات ہوئی۔ غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ ایک ریسپشن ہوئی، دین حق کی اصل تعلیم پیش کرنے کا موقع ملا، جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور جرنلسٹس کے ساتھ انٹرویو ہوا۔

حضور انور نے ریسپشن کے بعد مہمانوں کے خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ کے بارے میں نیک تاثرات بیان فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کے بعد آسٹریلیا کا دورہ شروع ہوا۔ میلبورن میں 220 مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کے ساتھ ایک ریسپشن ہوئی۔ اعلیٰ سرکاری شخصیات اور پڑھا لکھا طبقہ اس میں شامل ہوا۔ مہمانوں نے ریسپشن میں حضور انور کے دیئے جانے والے پیغام کو بہت سراہا اور کہا کہ آج جو آپ نے پیغام دیا ہے وہ مذہب سے بالا اور انسانیت کا پیغام ہے۔ ہم سب کو یہی پیغام اپنانا ہوگا۔ فرمایا جو ہمیں امن، انصاف، رواداری اور خدمت انسانیت کا درس دیتا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ امن کے ذریعہ مسائل کا حل ہی درحقیقت امن کا قیام ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہاں میلبورن میں احمدیہ سنٹر بھی لیا گیا ہے، یہ تعمیر شدہ عمارت ہے۔ اس میں ایک بڑا ہال ہے جس میں 3 ہزار افراد اور دوسرے ہال کو شامل کر کے 4 ہزار افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش موجود ہے۔ پھر میلبورن سے سڈنی واپس آئے اور یہاں خلافت جوبلی ہال کا افتتاح کیا۔ اس میں 1400 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ افتتاح کے موقع پر بھی غیر از جماعت مہمان تقریب میں شامل ہوئے اور اس موقع پر بھی دین حق کی تعلیم، جماعت احمدیہ کا تعارف اور خلافت کا جماعت احمدیہ میں کردار کے بارے میں بیان کرنے کی توفیق ملی۔ حضور انور نے مہمانوں کے تاثرات بیان فرمائے۔ فرمایا کہ برسبن میں بھی بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔ یہاں بھی ریسپشن تھی، مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ ایک غیر از جماعت نے آسٹریلیا میں احمدیہ کمیونٹی کی خدمت انسانیت کو سراہا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آسٹریلیا کے بعد نیوزی لینڈ گئے، وہاں بیت المقیت کا افتتاح ہوا۔ نیوزی لینڈ پہنچ کر وہاں ماوئ قبیلہ کے بادشاہ کی طرف سے اپنے مخصوص طریقے سے کئے جانے والے استقبال کا تذکرہ فرمایا، وہاں ایک استقبالیہ کی تقریب تھی۔ بیت الذکر کا افتتاح تھا جس میں بادشاہ اور اس کی ملکہ بھی شامل ہوئیں۔ حضور انور نے مورے زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کئے جانے کا بھی ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ اللہ کے فضل سے اس ترجمہ کی وجہ سے ایک بیعت ہو چکی ہے اور مزید دو افراد بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ فرمایا کہ بیت المقیت کے افتتاح کے بعد ہونے والی ریسپشن میں بادشاہ کے علاوہ بہت سی نمایاں شخصیات اور الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی شامل تھے۔ 107 کے قریب مہمان آئے۔ حضور انور نے وہاں ایک سکھ ممبر آف پارلیمنٹ کی جانب سے پارلیمنٹ کے گرینڈ ہال میں ارینج کئے گئے پروگرام کا بھی تذکرہ فرمایا جس میں بعض ممبر آف پارلیمنٹ اور سفارت کار شامل ہوئے۔ وہاں بھی امن کے حوالے سے باتیں ہوئیں۔ اس پر بھی لوگوں کے کافی اچھے تاثرات تھے حضور انور نے فرمایا کہ اس کے بعد پھر ہم جاپان گئے۔ ناگویا جاپان میں ایک ریسپشن ہوئی، 117 مہمان شامل ہوئے، کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر نے کہا 2011ء میں زلزلہ اور سونامی کے بعد انسانیت کے لئے جماعت کی خدمات ہمارے لئے ناقابل فراموش ہیں۔

باقی صفحہ 8 پر

## بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

## درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

# مال اور عہدے کی وجہ سے تکبر نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 7 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

''ایک روایت ہے خالد بن عمیر کہتے ہیں کہ عتبہ بن عدوانؓ نے (جو بصرہ کے گورنر تھے) تقریر فرمائی کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں دیکھا ہے کہ میں ساتواں شخص تھا اور چھ اور آدمی تھے اور کہتے ہیں کہ معاشی تنگی کا یہ حال تھا کہ ببول کے درخت کی پتیوں کے سوا ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ پتیاں کھانے کی وجہ سے ہمارے منہ میں چھالے پڑ گئے تھے اور کپڑے کی قلت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک چادر مجھے ملی تو اس کے میں نے دو ٹکڑے کر دیئے۔ آدھی سعد بن مالک نے پہن لی اور آدھی میں نے۔ لیکن آج ہم ساتوں میں سے ہر شخص کسی نہ کسی علاقے کا گورنر ہے۔ مگر اس بات سے خدا کی پناہ کہ میں اپنے آپ کو اس عُہدے پہ ہونے کی وجہ سے بڑا جانوں اور اللہ کے نزدیک حقیر بنوں''۔

(ترغیب و ترہیب بحوالہ مسلم)

یعنی یہ خوف تھا کہ مجھے اس عہدے کی کوئی بڑائی نہیں اصل تو اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ وہی میرے دل میں قائم رہے۔ ہر شخص کو اپنی پہلی حالت کو بھول نہیں جانا چاہئے۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا چاہئے جن کو نیا نیا پیسہ آئے تو اپنے غریب رشتہ داروں کو بھلا بیٹھتے ہیں، ان کو کوئی سمجھتے ہی نہیں۔ اپنے گھر کے دروازے ان پر بند کر دیتے ہیں۔ ان سے نرمی سے بات کرنا بھی جرم سمجھتے ہیں۔ ہمیشہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ اپنے غریب رشتہ داروں کا بھی ہمیشہ خیال رکھا جائے، ان کی بھی عزت کی جائے ان کا احترام کیا جائے اور اگر وہ گھر میں آتے ہیں تو اکرام ضیف کے تمام تقاضے ان کے ساتھ بھی پورے کئے جائیں۔

''حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے کتّان کے دو باریک کپڑے پہن رکھے تھے (اعلیٰ قسم کا کپڑا تھا) ان میں سے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا واہ واہ! ابوہریرہ! کتّان سے ناک صاف کرتا ہے۔ اور آپ ہی کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا تھا کہ میں بھوک سے بیہوش ہو جاتا تھا اور اس حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے درمیان گھسیٹا جایا کرتا تھا اور لوگ میری گردن پر پیر بھی رکھ دیا کرتے تھے یہ سمجھ کر کہ عقل میں فتور آ گیا ہے حالانکہ یہ غشی کی حالت ہوتی تھی جو بھوک کی وجہ سے طاری ہو جاتی تھی''۔

(ترغیب و ترہیب بحوالہ بخاری و مسلم)

یہ نہیں کہ آپ نے اس لئے تھوکا کہ آپؓ میں تکبر آ گیا تھا یا مال کی کثرت کی وجہ سے کوئی بڑائی پیدا ہو گئی تھی بلکہ دنیا سے بے رغبتی کا اظہار تھا زہد تھا نظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اس کی رضا حاصل کرنے پر تھی نہ کہ ان دنیاوی چیزوں کی طرف ایک دنیادار کے لئے یہ اعلیٰ کپڑے ہوں گے لیکن ایک اللہ والے کے لئے خدا رسیدہ کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔

(روزنامہ الفضل 3۔ اگست 2004ء)

# ظہورِ فجر ہوا ہے ہزار رات کے بعد

لٹوں نے اُس کی ہے لوٹا قرار راتوں کا
کِیا ہے دامنِ دل تار تار راتوں کا

بسا نظارہ کیا ہے یہ طائرِ دل نے
ہو جانا صد گُلِ تر خار خار راتوں کا

ہُوا ہے دل کے اُفق پر طلوع جب سے وہ بدر
دنوں میں ہونے لگا ہے شمار راتوں کا

اگرچہ کاکلیں راتوں کو طول دیتی ہیں
وہ چاند چہرہ کرے اختصار راتوں کا

مہیب تیرگی دن کی بھی سایہ افگن ہے
ہے آفتاب بھی نصف النہار راتوں کا

مسافتیں ہیں شبِ ہجر کی کہ کٹتی نہیں
اگرچہ پا بہ رکاب ہے سوار راتوں کا

ظہورِ فجر ہوا ہے ہزار رات کے بعد
یہ مسئلہ نہیں دو تین چار راتوں کا

وہ ایک لمحۂ وصلش نصیب ہو جائے
کہ طے ہو فاصلہ جس میں ہزار راتوں کا

کچھ اس طرح سے ہوں ہم اس کے ساتھ ہم صحبت
کہ ساتھ ساتھ ہو دن کو بھی یار راتوں کا

**میر انجم پرویز**

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

## آپ سب جانتے ہیں کہ یہ جو صوبہ ہے، یہ علاقہ جس میں ہماری بیت ہے، یہ یورپ میں اہل حق کی پہچان تھا۔ آپ کا کام ہے کہ اس کھوئی ہوئی میراث کو دوبارہ حاصل کر کے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے لے آئیں

## دعائیں کرتے ہوئے یہاں رہنے والے احمدی اس طرف توجہ دیں اور احمدیت کے پیغام کو اس ملک کے کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش کریں۔ ہر احمدی مرد اور عورت جو یہاں رہتا ہے کوشش کرے کہ دعوت الی اللہ کے کام کو سنجیدگی سے لے اور سنجیدگی سے انجام دے

## الٰہی وعدوں کے مطابق اس بیت پیدرو آباد نے رہتی دنیا تک قائم رہنا ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ یہاں اس ملک میں بڑی بڑی عظیم الشان اور بیوت بھی جماعت احمدیہ کو بنانے کی توفیق ملے گی

### قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے باہمی محبت اور اخوت اور دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکیدی نصائح

### بیت بشارت سپین میں جلسہ سالانہ سپین کے موقع پر 8 جنوری 2005ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

آپ لوگ جو حضرت مسیح موعود سے بیعت کا دعویٰ کرتے ہیں، یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم ہی ہیں جنہوں نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو صحیح طور پر حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سمجھا ہے۔ ہم ہیں جنہوں نے اب اس تعلیم کو اپنی زندگیوں پر بھی لاگو کرنا ہے اور دنیا کو بھی اس کے حسن اور خوبصورتی سے آگاہ کرنا ہے۔ دنیا کو بھی بتانا ہے کہ اے دنیا والو! سن لو کہ اگر تم اپنی بقا چاہتے ہو، اپنی دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو، اس دنیا کو بھی جنت بنانا چاہتے ہو اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہمیشہ کی جنّتوں کے وارث بننا چاہتے ہو تو آؤ اور اس زمانے کے امام کو پہچانو (-) اور اس کو مانو۔ تمہاری بچت اب مسیح (موعود) کے ماننے میں ہی ہے۔ یہاں جب آپ یہ دعویٰ کر کے اُٹھیں گے اور لوگوں کو بتائیں گے تو بہت سے سوال لوگ آپ سے کریں گے۔ آپ کے عمل کو دیکھا جائے گا کہ یہ عمل کیسے ہیں؟ کیا یہ ہمیں وہ (دین) دکھانا چاہتے ہیں یا ہم سے منوانا چاہتے ہیں جس کے بارے میں یہ تاثر دنیا میں پیدا ہو گیا ہے کہ اب سوائے ظلم اور تشدد کے کچھ نہیں، یا کچھ اَور۔

یہ قوم ایسی ہے کہ ان کے جو آباؤ اجداد تھے اُن میں بہت سے مسلمان تھے۔ اس علاقے میں شاید اکثریت مسلمانوں کی ہی ہو۔ یہ لوگ کہیں گے کہ پہلے بھی مسلمان آئے تھے اور ہمارے آباؤ اجداد کو مسلمان بنا کر پھر ظلم کی گود میں ڈال کر چلے گئے۔ تم بھی یہی کام دوبارہ دہرانا چاہتے ہو۔ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ ملک ایسا ہے جہاں تقریباً چھ سات سو سال تک مسلمان حکومت کرتے رہے اور عموماً بڑا لمبا عرصہ بڑے عدل و انصاف سے حکومت کی۔ علم کو فروغ دیا اور ایسی یونیورسٹیاں بنائیں جو ایک لمبے عرصے تک یورپ کے لئے علم حاصل کرنے اور پھیلانے کا ذریعہ بنی رہیں۔ رعایا کے لئے علاج کی سہولتوں کے لئے ہسپتال بنائے گئے جن کا مسلمان حکومتوں سے پہلے تصور بھی نہیں تھا۔ اُس زمانے میں ان کے آنے سے پہلے رعایا تو پِسی ہوئی تھی، مجبور تھی، غلاموں کی طرح زندگی گزار رہی تھی۔ تو بہرحال مسلمانوں نے لمبا عرصہ حکومت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے حکومت کی۔ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ جو صوبہ ہے، یہ علاقہ جس میں ہماری (بیت) ہے، یہ یورپ میں مسلمانوں کی پہچان تھا۔ قرطبہ کی مسجد آج بھی مسلمانوں کی شان و شوکت کا اظہار کرتی نظر آتی ہے لیکن آج اُس کے بیچ میں ایک چرچ بھی قائم ہے۔ پھر غرناطہ اور دوسری جگہ میں عمارات یا اُن کے آثار نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کی بدقسمتی کہ ایک لمبا عرصہ حکومت کرنے کے بعد پھر یہ ملک عیسائیت کی گود میں چلا گیا بلکہ مَیں کہتا ہوں کہ مسلمانوں نے خود پھینک دیا۔ جن لوگوں نے عدل و انصاف کرنے کے لئے، غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کو بلایا تھا، اُنہیں پھر اُنہی ظلموں میں پسنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اور پھر ایک اکثریت جو مسلمان ہو چکی تھی اُن کو بھی ظلم کے ایک سیاہ دور میں پھینک دیا گیا۔ مسلمان حکومتیں بھی مسلمانوں کی مدد نہ کر سکیں اور بعض جگہوں پر مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہائی گئیں۔

آپ نے کبھی سوچا ہے کہ یہ آفتیں اور ذلّت مسلمانوں پر کیوں نازل ہوئیں؟ اس لئے کہ جس مقصد کے لئے مسلمان سپین میں داخل ہوئے تھے بعد کے بادشاہوں نے اُس مقصد کو بھلا دیا۔ آپس کی لڑائیاں اور پھوٹ اور سازشیں اور حکومت کی ہوس نے ان کو اندھا کر دیا۔ دنیاداری زیادہ غالب آ گئی۔ جس سے یہ بادشاہ خود بھی برباد ہو گئے اور مسلمان رعایا کا بھی خون کروایا۔ یقیناً یہ الٰہی احکامات سے غفلت اور شرک تھا جس کی اللہ تعالیٰ نے اتنی سخت سزا دی۔ ابن خلدون اس بارے میں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں پر یہ آفتیں صرف اس وجہ سے نازل ہوئیں کہ انہوں نے قرآنِ مجید سے کوئی تعلق نہ رکھا تھا۔ ارشاداتِ نبوی کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ اللہ کا خوف دلوں سے جاتا رہا تھا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اُن میں خود غرضی آ گئی۔ ہمدردی اور اخوت اسلامی جاتی رہی۔ اولوالامر کی اطاعت سے سبکدوش ہو گئے۔ عیسائیوں کے دوست اور ہوا خواہ بن گئے اور باہم لڑ جھگڑ کر عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی قوت کو مدد پہنچائی۔

(ماخوذ از تاریخ ابن خلدون جلد 5 حصہ اول صفحہ 431 ’’مشرقی اندلس پر نلنک قبضہ‘‘۔ مترجم۔ علامہ حکیم احمد حسین الٰہ آبادی۔ دارالاشاعت کراچی 2003ء)

تو ظاہر ہے جب اللہ تعالیٰ کے نام پر حکومت کا دعویٰ کرنے والے یا کوئی بھی کام کرنے والے اللہ تعالیٰ کے واضح حکموں کی خلاف ورزی کریں گے تو اللہ تعالیٰ تو اپنے نام کی بڑی غیرت رکھتا ہے۔ یقیناً پھر یہی انجام ہونا تھا۔ لیکن آپ جیسا کہ میں نے کہا آج مسیح (موعود) کی تعلیم پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والے جو احمدی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے یہاں آ کر آباد ہونے کی توفیق عطا فرمائی جو گزشتہ تیس سال میں یہاں کے جو حالات بدلے وہ آپ جانتے ہیں۔ تو ہمیں اُن حکومتوں کا بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ باوجود عیسائی حکومتیں ہونے کے انہوں نے مذہبی آزادی دی۔ ......کو ...... کے طور پر رہنے کا حق دیا اور یہ یقیناً آجکل کے دور کی حکومتوں کی شرافت ہے اور ہمیں اس بات پر ان کا شکرگزار ہونا چاہئے۔

آج آپ لوگ جو یہاں سپین میں اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں، آپ کو یہاں آنے کا موقع ملا ہے۔ آپ کا کام ہے کہ اس کھوئی ہوئی میراث کو دوبارہ حاصل کر کے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے لے آئیں۔ پہلے آنے والوں کے ساتھ یہ وعدہ نہیں تھا کہ اُن کی عظمت ہمیشہ قائم رہے گی بلکہ دین سے دور چلے جانے کی خبر تھی لیکن مسیح (موعود) کی جماعت کے لئے تاقیامت قائم رہنے، بڑھنے، پھولنے اور پھلنے کی خبر ہے اور یقیناً اس جماعت نے دنیا پر غالب آنا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن لوہے کی تلوار چلا کر نہیں، بندوقوں اور توپ کے گولے چلا کر نہیں، بلکہ پیار اور محبت کے تیر چلا کر، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کر کے، اپنی راتوں کو اس کے حضور جھکتے ہوئے گڑگڑاتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے گزار کر۔ ہر انسان کا حق ادا کرتے ہوئے چاہے وہ احمدی ہے، چاہے وہ (-) ہے، چاہے وہ عیسائی ہے یا کسی مذہب کا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ ہر انسان کا حق ادا کرے۔ یاد رکھیں یہ ہتھیار ایسے ہیں جن کا کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پس دعائیں کرتے ہوئے یہاں رہنے والے احمدی اس طرف توجہ دیں اور احمدیت کے پیغام کو اس ملک کے کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش کریں۔ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کا حسن لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ جہاں آپ دنیا کمانے کے لئے کوئی کام یا کاروبار کر رہے ہیں، وہاں اس خوبصورت تعلیم کی خوشبو بھی ساتھ بکھیرتے چلے جائیں۔ اس صوبے میں تو اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جن کے آباؤ اجداد مسلمان تھے اور خوف اور ڈر سے عیسائی ہو گئے۔ اور یہ خوف اور ڈر کئی نسلیں گزرنے کے بعد بھی ابھی تک قائم ہے۔ حکمت سے، طریقے سے ان کو یہ پیغام پہنچاتے رہیں اور مسلسل صبر اور دعا کے ساتھ یہ کام کرتے رہیں۔ آپ جتنی بھی کوشش کر لیں وہ معمولی کوشش ہی ہوگی اور اس زمانے میں یہ معمولی کوششیں ہی ہیں جنہوں نے یہ انقلاب لانا ہے۔ کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق یہ وہی زمانہ ہے جس میں

تمام دنیا کے نیک فطرت لوگوں نے احمدیت یعنی حقیقی (-) میں شامل ہونا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں جنہوں نے یقیناً پورا ہونا ہے۔ آپ کو تو اللہ تعالیٰ اس کام میں حصہ دار بنا کر ثواب پہنچانا چاہتا ہے۔ دنیا و آخرت آپ کی سنوارنا چاہتا ہے۔ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے خلاف دنیا میں محاذ قائم ہوئے ہوئے ہیں، باوجود اس کے کہ آج مسلمان کو دنیا میں ہر جگہ برا سمجھا جاتا ہے، باوجود اس کے کہ آج مغربی ممالک میں ہر شخص اور مغربی ممالک کی ہر حکومت ہر مسلمان کو شک کی نظر سے دیکھتی ہے۔ پھر بھی...... کے امن پسند حصے کو لوگ دیکھنا اور سننا چاہتے ہیں، پسند کرتے ہیں اور آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو (دین حق) کی امن پسندی کی، محبت اور پیار کی خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔

پس کوشش کریں، ہر احمدی مرد اور عورت جو یہاں رہتا ہے کوشش کرے کہ احمدیت کی (دعوت) کے کام کو سنجیدگی سے لے اور سنجیدگی سے انجام دے، برکت تو اللہ تعالیٰ نے ڈالنی ہے، نیک نیتی سے کئے گئے کام اور دعاؤں کو اللہ تعالیٰ ضرور پھل لگاتا ہے۔ عمومی طور پر یہاں کے جن لوگوں سے میرا واسطہ پڑا ہے، ان لوگوں میں بڑی شرافت ہے، حوصلے سے بات سننی بھی آتی ہے اور دلیل کی بات سنتے بھی ہیں۔ تو ان کی یہ نیک فطرت اور شرافت جو ہے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ان تک (دین حق) کا صحیح پیغام پہنچے۔ دلوں کو بدلنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ آپ کا کام ہے پیغام پہنچانا، دعائیں کرنا اور محنت سے کوشش کر کے یہ پیغام مسلسل صبر سے پہنچاتے چلے جانا۔

اس علاقے میں جماعت احمدیہ کو (بیت) بنانے کا موقع ملنا بھی الٰہی تقدیر کے ماتحت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جب اس (بیت) کی بنیاد رکھی تھی تو فرمایا تھا کہ اس جگہ کا انتخاب نہ کرم الٰہی ظفر صاحب نے کیا ہے نہ میں نے، بلکہ اس جگہ کا انتخاب خدا تعالیٰ نے خود کیا ہے اور اپنا گھر بنانے کے لئے اس خطّہ زمین کو چنا ہے۔

(ماخوذ از دورہ مغرب 1400ھ صفحہ 545)

اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوگا اور اس سرزمین پر انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن (-) اور احمدیت کا سورج طلوع ہونے کا دن چڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ نے الہاماً بھی آپ کو خوشخبری دی تھی۔ پس یہ جگہ جہاں ہماری (بیت) ہے اور جہاں ہم آج جلسہ کر رہے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے عطا ہوئی ہے۔ اس لئے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک ٹیلہ پر (بیت) بنا دی ہے جس کی اس ملک کے رہنے والوں کو بھی خبر نہیں ہے، وہ نہیں جانتے کہ یہاں کوئی (بیت) بھی ہے کہ نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس جگہ کو لوگ جانیں گے۔ یہاں سے پینتیس چھتیس کلومیٹر کے فاصلے پر (شاید اتنا ہی ہے) مسجد قرطبہ تو ہے جو اپنی عظمتِ رفتہ کے نشان دکھا رہی ہے، جس میں اس وقت ایک گرجا بھی بنا ہوا ہے لیکن الٰہی وعدوں کے مطابق اس (بیت) پیدرو آباد نے انشاء اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک قائم رہنا ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ یہاں اس ملک میں بڑی بڑی عظیم الشان اور (بیوت) بھی جماعت احمدیہ کو بنانے کی توفیق ملے گی۔ لیکن یہ جو دعاؤں کے ساتھ عاجزانہ ابتدا ہوئی ہے اس کو تاریخ احمدیت کبھی نہیں بھلا سکے گی۔

آج آپ لوگ بھی یہاں تھوڑے ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا دعوتِ الی اللہ کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو آپ لوگوں کا نام بھی تاریخ کا حصہ بننے والا ہے۔ یہ ابتدائی لوگ ہی ہوتے ہیں جو تاریخ کا حصہ بنتے ہیں۔ ایک تاریخ تو ایک احمدی مجاہد اور شہید بھی مَیں کہوں گا، مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے اپنی زندگی یہاں گزار کر بنائی تھی۔ جنہوں نے خود بھی اور اُن کے بیوی بچوں نے بھی قربانی کی اور بہت قربانی کی لیکن اُس وقت حالات ایسے نہیں تھے جو آج ہیں۔ حکومت کا تعاون ایسا نہیں تھا جو آج ہے۔ لوگوں کا خوف اور ڈر اُس حد تک کم نہیں ہوا تھا جس طرح آج ہے بلکہ ہر ایک خوفزدہ تھا۔ لیکن اُس شخص نے اُن نامساعد حالات میں بھی کوشش کی اور کرتے رہے۔ اب تو جیسا کہ مَیں نے کہا، حالات بھی بہت بہتر ہیں اور تعداد بھی آپ کی سینکڑوں میں ہے۔ اگر آپ وہ عزم پیدا کر لیں تو یقیناً پھر پھل لگیں گے اور آج بھی جیسا کہ مَیں نے کہا، جو اس کام میں جت جائیں گے تاریخ کا حصہ بن جائیں گے۔ بہر حال یہ خدائی تقدیر ہے اس نے پورا ہونا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تاریخ کا حصہ بننے کا موقع دیا ہے، فائدہ اُٹھا لیں ورنہ خدا نے تو اپنی قدرت دکھانی ہے۔ وہ کسی اور کو اس خدمت کا موقع عطا فرما دے گا۔ لیکن پھر آپ لوگ خود بھی افسوس کریں گے اور آپ کی نسلیں بھی افسوس کریں گی کہ ہمارے باپ دادا کو تاریخ کا حصہ بننے کا موقع ملا تھا، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کا موقع ملا تھا، لیکن انہوں نے فائدہ نہیں اُٹھایا اور محروم رہے۔ پس اس موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس بشارت سے فائدہ اُٹھائیں کہ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا (-)۔

(سورۃ حٰم سجدۃ:34)

اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ مَیں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہ خوشخبری اُن لوگوں کے لئے ہے جو دعوت الی اللہ کرتے ہیں۔ یہ تعریفی کلمات خدا تعالیٰ کے اُن لوگوں کے لئے ہیں جو اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ نیک عمل کرتے ہیں، فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں۔ لیکن یہ ارشاد، یہ پیغام اُن لوگوں کے لئے بھی ہے جو ایک طرف تو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور تجدید بیعت کر کے یہ عہد کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور دوسری طرف ابھی تک دعوت الی اللہ کے کام میں اپنے آپ کو جھونکا ہی نہیں، اُس میں شامل ہی نہیں ہوئے۔ تو فرمایا کہ سن لو! اللہ کے نزدیک وہی سب سے بہتر ہے، وہی زیادہ اجر پانے والا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بھی دنیا تک پہنچائے۔ دنیا میں اعلان کرے کہ دنیا و آخرت سنوارنی ہے اور دنیا و آخرت سنوارنے کا اگر سامان کرنا ہے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔

پس اس پیغام کے ساتھ ساتھ فرمایا کہ اپنے اعمال بھی درست کرو۔ اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں، جتنے احکام ہیں، اُن کی پابندی کرو تو تب ہی تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین وجود کہلا سکتے ہو۔ بہترین وجود بننے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بننے کے لئے ایک تو دعوت الی اللہ کرنی ہوگی، دوسرے اپنے اعمال درست کرنے ہوں گے۔ دعوت الی اللہ کی ترغیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف طریقوں سے اپنے صحابہ کو دی ہے اور دیا کرتے تھے تا کہ اُن میں زیادہ سے زیادہ اس کا شوق پیدا ہو اور وہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں اور کرنے والے بنیں۔

حضرت سہلؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: بخدا! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب دعاء النبی ﷺ الی الاسلام والنبوۃ...... حدیث نمبر 2942)

اب یہاں بہت سے لوگ اپنی معاشی حالت بہتر کرنے آتے ہیں۔ کسی مادی چیز کو دیکھ کر بہت متاثر ہو جاتے ہیں۔ لمبی لمبی کاریں ہیں، اعلیٰ قسم کی کاریں ہیں۔ بعض لوگوں میں روپے پیسے کی فراوانی ہے۔ اس قسم کی چیزیں اور اس status کی تلاش اور معاشی حالت کی بہتری کے لئے انسان ہر زمانے میں کوشش کرتا رہا ہے اور یہی انسانی نفسیات جانتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سمجھتے ہو کہ سرخ اونٹ جو اُس زمانے میں امارت کی نشانی سمجھا جاتا تھا اور پھر جس کے پاس سو اونٹ ہوں، اُس کے امیر ہونے کا تو کوئی حساب ہی نہیں ہوتا تھا۔ اگر یہ سمجھتے ہو کہ یہ سو سرخ اونٹ تمہارے مقام کو بلند کرنے والے ہیں، تمہارے امیر ہونے کی نشانی ہیں تو سنو کہ یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ ان سو سرخ اونٹوں کی اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں کہ کوئی انسان تمہارے ذریعہ سے ہدایت پا جائے اور پھر اس کے نتیجہ میں نیکیوں پر قائم ہو جائے۔ اللہ کے نزدیک تمہارا مقام اس ہدایت کے دینے سے بلند ہوگا۔ وہ سرخ اونٹوں سے یا امیر بننے سے یا پیسہ آنے سے بلند نہیں ہوگا۔ اور ایک مومن کی تو یہی تڑپ ہونی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ہر وقت تلاش میں رہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اُس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اُس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا اور جو شخص کسی کو گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اُس کو بھی اُسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اُس برائی کے کرنے والے کو ہوتا ہے اور اُس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔

(صحیح مسلم کتاب العلم باب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً...... حدیث نمبر 6804)

پس یہ دعوت الی اللہ آپ کی نیکیوں میں اضافے کا بھی باعث بنتی رہے گی اور یہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو سمیٹنے والی ہے اور اس سے آپ کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت پیدا ہوگی۔ پس اللہ اور رسول کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے جہاں جہاں بھی آپ ہیں، وہاں حکمت اور دانائی کے ساتھ لوگوں کو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کی دعوت دیتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اختیار کرنے کی دعوت دیں۔ جن علاقوں میں مسلمان زیادہ تھے اور پھر وہ جیسا کہ میں نے کہا کسی خوف کے مارے عیسائی ہو گئے اور ایک لمبا عرصہ جبر کے تحت عیسائیت میں رہے اب اُن کو آزادی ہے۔ حکومت کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے۔ اُن کو سمجھائیں کہ تمہارے آباؤ اجداد نے کسی جبر کے تحت اسلام قبول نہیں کیا تھا بلکہ اُس کی خوبصورت تعلیم کو دیکھ کر اسلام قبول کیا تھا۔ تمہارے آباؤ اجداد میں سے پیدائشی مسلمان بھی تھے۔ جبر سے اُنہیں عیسائی بنایا گیا اور اب بھی بہت سے خاندان ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد ظاہراً عیسائی ہو گئے تھے لیکن دل سے مسلمان تھے اور انہوں نے راز کی صورت میں اپنی نسلوں کے سینوں میں یہ بات رکھی ہے۔ تو اُنہیں بتائیں کہ یہ خوبصورت تعلیم ہے۔ بہر حال مستقل مزاجی سے یہ کام کرنا ہوگا۔ رابطے بڑھانے ہوں گے۔ اپنے نمونے ظاہر کرنے ہوں گے۔ دعاؤں پر زور دینا ہوگا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ راستے بھی کھولے گا اور کامیابیاں بھی دے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مسیح موعود دعوت الی اللہ کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''چاہئے کہ جب کلام کرے تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے۔ پھر بھی

اتفاق ہوا تو پھر سہی۔ غرض آہستہ آہستہ پیغامِ حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہیں کیونکہ آجکل خدا کی محبت اور اُس کے ساتھ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہیں۔ اگر صحابہؓ اُس زمانہ میں ہوتے تو لوگ اُنہیں سودائی کہتے اور وہ اُنہیں کافر کہتے۔ دن رات بیہودہ باتوں اور طرح طرح کی غفلتوں اور دنیاوی فکروں سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔'' (یہ مثال بیان فرمائی ہے) ''ایک شخص علی گڑھی غالباً تحصیلدار تھا۔ میں نے اُسے کچھ نصیحت کی۔ وہ مجھ سے ٹھٹھا کرنے لگا۔'' (ہنسی کرنے لگا تو) ''میں نے دل میں کہا میں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا۔ آخر باتیں کرتے کرتے اُس پر وہ وقت آ گیا کہ وہ یا تو مجھ پر تمسخر کر رہا تھا'' (مذاق اڑا رہا تھا) ''یا چیخیں مار مار کر رونے لگا۔'' تو فرمایا کہ ''بعض وقت سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے شقی ہے۔'' (یعنی بدنصیب آدمی لگ رہا ہوتا ہے، بدبخت لگ رہا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ سعید فطرت ہوتا ہے) تو فرمایا کہ ''یاد رکھو ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے۔'' (ہر تالے کے لئے ایک چابی ہے) ''بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤں کی نسبت مَیں نے ابھی کہا ہے کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے لئے مفید ہے۔ ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنے والے کو چاہئے کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔ اُنہیں کسی موقعہ پر کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنا چاہئے۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 441۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو ماحول کے مطابق، طبیعت کے مطابق بات کی جائے لیکن اس کے لئے بہرحال پہلے رابطے اور تعلقات بنانے ہوں گے۔ اگر جا کے ایک دم (دعوت الی اللہ) کرنا شروع ہو جائیں تو پہلے دن کوئی بات نہیں سنا کرتا۔ اور ظاہر ہے اسی کی بات کا بھی اثر ہوتا ہے جو اپنے اندر نیک خیالات رکھتا ہو، نیکیوں پر عمل کرنے والا ہو۔ تو یہ چیزیں بھی اپنے اندر پیدا کرنی ہوں گی اور یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اس سے اثر بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ (-) (سورۃ الصّف: 3-4) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، تم کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو جو کرتے نہیں۔ تو جب آپ (دعوت الی اللہ) کر رہے ہوں، دوسرے کو خدا کی طرف بلا رہے ہوں، اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تفصیل بتا رہے ہوں، عبادت کے طریقے بتا رہے ہوں، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کی تفصیل بتا رہے ہوں، لیکن ایک لمبے عرصے کے تعلق اور رابطے کے بعد زیرِ (دعوت) شخص جو بھی ہے وہ آپ کے عمل کو دیکھے تو اُس کا بالکل الٹ نظر آئے تو ایسی (دعوت الی اللہ) کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو یہ گناہ ہے۔ اس لئے اپنے اندر بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ خود بھی اعمالِ صالحہ بجالانے ہوں گے۔ خود بھی کامل فرمانبرداری کے نمونے دکھانے ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''(دین) کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے (مومن) کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اُس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 615۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو یہ سچے نمونے پہلے قائم کرنے ہوں گے۔ اب یہ سچے نمونے کیا ہیں؟ قرآنِ کریم ان نمونوں کے ارشادات سے بھرا پڑا ہے جس میں اللہ کے حقوق ادا کرنے کی بھی تفصیل ہے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی بھی تفصیل ہے۔ پس عملِ صالح کرنے والے اور سچے (مومن) کا نمونہ بننے والے لوگ وہی ہیں جو اللہ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نعمانؓ بن بشیر کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو مومنوں کو اُن کے آپس کے رحم، محبت اور شفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا۔ جب جسم کا ایک عضو بھی بیمار ہوتا ہے تو اُس کا سارا جسم اُس کے لئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمة الناس والبهائم حدیث نمبر 6011)

پس یہ نمونہ جماعت میں ہر جگہ نظر آنا چاہئے۔ آپس میں رحم، محبت اور شفقت کو رواج دیں۔ کوئی برادری نہیں ہے، کوئی قریبی عزیز نہیں، کوئی رشتہ داری نہیں جس سے جتھا بنایا ہوا ظاہر ہو بلکہ ایک رشتہ ہونا چاہئے اور وہ احمدیت کا رشتہ ہے۔ اور اس ناطے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ایک جسم ہو کر رہیں۔ ایک کو تکلیف ہو تو پورے جسم کو تکلیف ہونی چاہئے۔ اگر کوئی رنجشیں ہیں بھی تو اُن کو بھلا دیں۔ اس طرح کرنے سے آپ کے ذاتی معاملات میں بھی برکت پڑے گی اور جماعتی طور پر بھی آپ دیکھیں گے کہ پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا ہو گئی ہے اور برکت پڑ رہی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اُس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اُسے یکہ وتنہا چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روی میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی حاجات پوری کرتا جاتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کے مصائب میں سے ایک مصیبت اُس سے کم کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا۔

(صحیح بخاری کتاب المظالم والغضب باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه حدیث نمبر 2442)

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کے نقائص تلاش کرتے جائیں، ایک دوسرے کی ضرورتوں کو پسِ پشت ڈال کر صرف اپنی ضرورت کا ہی خیال رکھا جائے، کسی کو مشکل میں گرفتار دیکھ کر بجائے اُس کی مدد کے لئے آگے بڑھنے کے اُس کو مزید تنگ کرنے کی کوشش کی جائے، تو یہ وہ نمونے نہیں جو سچے (مومن) کے نمونے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کے نمونے نہیں ہیں۔ پس اگر اس حدیث کے مطابق ایک دوسرے کا خیال رکھتے رہے، مشکل میں کام آتے رہے، ستاری کرتے رہے تو ترقیات کے دروازے کھلے ہیں۔ حسد اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور تکلیف پہنچانے کی وجہ سے ہی یہاں پہلے مسلمانوں کا زوال ہوا تھا۔ تاریخ پڑھ لیں کہ اس حسد کی وجہ سے اور ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے، ہر معاملہ میں دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کی وجہ سے یہ زوال تھا۔ اب خدا نہیں چاہتا کہ وہ تاریخ دوبارہ دہرائی جائے۔ اس لئے اب جو ایسی حرکتیں کرے گا وہ خود ہی کاٹا جائے گا۔

پس ہر احمدی استغفار کرتے ہوئے اپنی مصیبت کو کم کرنے کے لئے، خدا تعالیٰ سے ستاری چاہنے کے لئے ایک دوسرے سے نیک سلوک کرے۔ آپس کی رنجشوں کو دور کر دیں۔ بدظنیوں کو دور کریں۔ ذرا ذرا سی بات پر بدظنیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ فلاں نے یہ کہا، فلاں نے وہ کہا، چھوٹی سی بات ہوتی ہے۔ فلاں کے بچوں کو سفر میں ساتھ جانے کی اجازت مل گئی، میرے یا فلاں کے بچوں کو نہیں ملی۔ تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ ان کو کبھی ذہن میں نہیں لانا چاہئے۔ اور یہ بدظنیاں جو ہیں یہ بھی جماعت میں بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔ خود آدمی کے اپنے اندر بگاڑ پیدا کرتی ہیں۔ اُس کی روحانی حالت میں کمی کرتی ہیں۔ اور گھروں میں جب باتیں ہو رہی ہوں تو بچوں کی بھی ویسی سوچ ہو جاتی ہے۔ بچے بھی اُس طرح ہی سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس لئے بدظنیوں سے بچیں۔ آپس میں محبت اور پیار پیدا کریں۔ کامل فرمانبردار بنتے ہوئے، نیک اعمال بجالاتے ہوئے ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اُس کے پیغام کو دنیا میں پھیلائیں تا کہ اُس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا وے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حِلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے، کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اُس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔'' فرمایا کہ ''ابھی مَیں نے چند ایسے آدمیوں کی شکایت سنی تھی کہ وہ پنجوقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ اُن کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے بلاتوقّف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے۔'' (تو یہ جو جماعت سے اخراج ہے یہ اُس زمانے سے چل رہا ہے) ''تا دوسروں کے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔ اگرچہ شرعی طور پر ان پر کچھ ثابت نہ ہوا لیکن اس کارروائی کے لئے اس قدر کافی تھا کہ شکی طور پر ان کی نسبت شکایت ہوئی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ راستبازی میں ایک روشن نمونہ دکھاتے تو ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص اُن کے حق میں بول سکتا۔'' (یعنی اُن کے خلاف کوئی ایسی بات کرتا۔ تو جو سزا حاصل کرنے والے یہ کہتے ہیں اور شور مچاتے ہیں کہ بغیر ثابت کئے ہم پر کیوں بعض پابندیاں لگا دی گئی ہیں؟ اُن کے لئے یہ ارشاد کافی ہے۔) فرمایا کہ: ''میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ درحقیقت اُن لوگوں میں سے نہ تھے جنہوں نے راستبازی کی تلاش میں ہماری ہمسائیگی اختیار کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک کھیت جو محنت سے تیار کیا جاتا اور پکایا جاتا ہے اُس کے ساتھ خراب بوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں۔ ایسا ہی قانون قدرت چلا آیا ہے جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں اُن کے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کا بہت اچھا نمونہ لوگوں کے لئے ظاہر کریں گے۔''

(اشتہار 29 مئی 1898ء مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 222-221 اشتہار نمبر 191 ’’اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار۔ مطبوعہ ربوہ۔ مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 48۔49 مطبوعہ لندن)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

’’اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لیے دردِ دل سے دعا کرے۔‘‘ (اگر کوئی بری بات کہتا ہے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے) ’’کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے:‘‘ فرمایا ’’خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتتِ اعداء ہی نہیں ہے‘‘ (یعنی دشمنوں کو ہنسی ٹھٹّھا کا موقع ہی نہیں صرف ملتا) ’’بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔‘‘ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب نہیں پا سکتے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 99 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ ان نصائح پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور جن لوگوں نے اس جلسہ میں جو پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کی وہ ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں تاکہ حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بھی ٹھہریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کر لیتے ہیں۔ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتظامیہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:) کتنی حاضری ہے آپ کی؟ گزشتہ سال کتنی تھی؟ اس میں سے دو سو سے زائد تو شاید باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ بہرحال 440 حاضری ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 جولائی 2013ء)

# ایمان اتحاد، تنظیم اور نفاق

مکرم محمد اظہار الحق صاحب لکھتے ہیں:۔

’’اوورکوٹ‘‘ غلام عباس کا وہ افسانہ ہے جس کا تذکرہ کئے بغیر اردو ادب سے سرسری طور پر بھی نہیں گزرا جا سکتا۔ ہم سب نے یہ افسانہ پڑھا ہوا ہے۔ اکثر نے کورس کی کتاب میں اور بہت سوں نے اپنے شوق سے۔ اس میں لاہور کی مال روڈ پر ایک خوش پوش شخص شام کو مٹر گشت کرتا ہے۔ اس نے دیدہ زیب اوورکوٹ پہنا ہوا ہے۔ گلے میں سکارف باندھا ہوا ہے۔ پالش کئے ہوئے جوتے پہنے ہوئے ہیں۔ وہ اپر کلاس کا فرد لگتا ہے۔ لیکن اس کی موت کے بعد راز کھلتا ہے کہ اس کے اوورکوٹ کے نیچے قمیص ہی نہیں تھی اور جیب سے فقط چند سکے نکلتے ہیں یا وہ اشتہار جو مارکیٹنگ کرنے والے اسے تھماتے رہے۔

ظفر اقبال نے اس پوری صورت حال کو ایک شعر میں بیان کر دیا ہے

ہیں جتنے دائرے نئی ٹی شرٹ پر ظفرؔ
سوراخ اسی قدر ہیں پرانی جراب میں

رمضان کے اس مہینے پر ہم پاکستانی اپنے طرز عمل پر غور کریں تو ہمارا حال وہی ہے جو اوورکوٹ میں ملبوس بظاہر خوش پوش شخص کا تھا۔ سچی بات یہ ہے کہ اوورکوٹ کے نیچے ہم نے ایک پھٹی پرانی بدبودار بنیان پہن رکھی ہے۔ ہمارے جوتے پالش سے چمک رہے ہیں لیکن جرابوں کی ایڑیاں پھٹی ہوئی ہیں، پنجوں میں سوراخ ہیں اور جرابیں پاؤں سے اتار کر رکھیں تو ماحول تعفن سے بھر جائے۔ ٹوپی کے نیچے بال میل اور جوؤں سے اٹے ہوئے ہیں۔ بدن پر میل کی تہیں ہیں۔ ہم کثافت اور غلاظت کا گٹھڑ ہیں!

ہم سحری کھا کر صبح کی نماز ادا کرتے ہیں۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔ تراویح ادا کرتے ہیں۔ تسبیحات پڑھتے ہیں۔ دیگیں پکا کر کھانے تقسیم کرتے ہیں۔ ہم میں ایک کثیر تعداد ایسے خوش قسمت لوگوں کی ہے جو متشرع شکلیں رکھتے ہیں۔ شلواریں ٹخنوں سے اونچی ہیں۔ خواتین بڑی تعداد میں حجاب اور سکارف اوڑھتی ہیں۔ ہم مسجدوں اور مدرسوں میں چندے دیتے ہیں۔ نماز نہ پڑھنے والوں اور روزہ نہ رکھنے والوں سے نفرت کرتے ہیں۔ ان پر نفرین بھیجتے ہیں اور خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم اس قبیل کے نہیں ہیں۔

لیکن ہماری ساری دینداری یہیں تک ہے۔ مذہب ہمارے حلق سے باہر باہر ہے، اندر نہیں اترا۔ اندر کیا ہے؟ تعفن، بدبو، چیتھڑے اور میل کی تہیں! المیے کی انتہا یہ ہے کہ ہمیں احساس ہی نہیں کہ ہم پرلے درجے کے منافق ہیں!

ہم میں وہ ساری برائیاں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں جنہیں رذائل کا نام دیا جاتا ہے۔ افسوس! یہ رذائل رمضان میں زیادہ تو ہو جاتے ہیں، کم نہیں ہوتے۔ پاکستان جھوٹ بولنے والے ملکوں میں سرفہرست ہے۔ ہم وعدہ خلافی کے بادشاہ ہیں۔ آپ دل پر ہاتھ رکھ کر، خدا کو حاضر و ناظر جان کر، قرآن پاک کی قسم کھا کر، اپنے آپ سے پوچھئے کہ کیا پاکستان میں جھوٹ اور وعدہ خلافی کو برا سمجھا جاتا ہے؟ نہیں! بالکل نہیں جو شخص آپ سے طے کرتا ہے کہ شام پانچ بجے آپ کے پاس پہنچ جائے گا یا مطلوبہ شے پہنچا دے گا، وہ وعدہ پورا نہیں کرتا اور اسے اس کا افسوس بھی نہیں ہوتا۔ آپ اس سے خود رابطہ کرتے ہیں تو وہ نہ آنے یا پہنچانے کا سبب تک نہیں بتاتا۔ معافی مانگنی تو دور کی بات ہے وہ دھڑلے سے ایک اور وعدہ کر دیتا ہے کہ بس جی، آج شام آؤں گا یا شے پہنچا دوں گا۔

جس مقدس ہستیؐ کے عشق کا ہم رات دن اٹھتے بیٹھتے دعویٰ کرتے ہیں، اس نے فرمایا تھا کہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے اور امین بنایا جائے تو خیانت کرتا ہے۔ ہم پر ان تینوں نشانیوں کا مکمل اطلاق ہوتا ہے۔ رمضان میں قیمتیں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں اور بڑھانے والے سارے روزہ دار نمازی ہیں۔ ملاوٹ اسی طرح جاری رہتی ہے۔ لوگوں کے پیٹ میں ملاوٹ شدہ زہریلی غذائیں جاری ہیں۔ دوائیں جعلی ہیں، معصوم بچوں کا دودھ ناخالص ہے اور مسجدیں بھری ہوئی ہیں۔ سحری کے وقت باورچی خانوں اور کمروں کے چراغ روشن ہو جاتے ہیں۔

پاکستان غالباً دنیا کا واحد ملک ہے جہاں مذہب کو روپیہ کمانے کے لئے خوب خوب استعمال کیا جاتا ہے اور بے شرمی کی حد تک کیا جاتا ہے، دین فروش نام نہاد ملا اور پیروں فقیروں کو چھوڑیے معاملہ اس سے کہیں آگے بڑھ چکا ہے۔ مذہب کو جس طرح روپیہ کمانے اور ریٹنگ بڑھانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اس پر عالم بالا میں فرشتے حالت اضطراب میں ہیں، پر پھڑ پھڑا رہے ہیں جیسے بس حکم کی دیر ہے اور وہ بستیوں کی بستیاں الٹ دیں گے۔ سرِشام دکانیں کھل جاتی ہیں مرزا ظاہر دار بیگ آ کر کاؤنٹر سنبھال لیتے ہیں۔ صدا کار اور اداکار اسلام کے علم بردار بن جاتے ہیں کیمروں کی تیز روشنیوں میں رو رو کر دعائیں مانگی جاتی ہیں اور جسم تھرکا کر، اور ہاتھ نچا نچا کر (نعوذ باللہ) حمد و نعت پڑھی جاتی ہیں۔ بہروپ بدل گئے لیکن اداکار وہی ہیں پہلے بھی شو بزنس تھا اور معاوضوں کے انبار تھے۔ اب بھی شو بزنس ہے اور معاوضوں کے انبار ہیں۔ فقط یہ ہے کہ پہلے وضع قطع ماڈرن تھی اور ملبوس مغربی تھا۔ اب وضع قطع راہبانہ ہے اور لبادہ مذہبی ہے۔ مذاق یہ ہے کہ جس گروہ کے واعظوں نے سینکڑوں گھروں میں ٹیلی ویژن سیٹ تڑاوئے اور ہزاروں بکوائے اسی گروہ کے علم بردار ٹیلی ویژن سکرین پر رات دن قابض ہیں ؎

تمہاری زلف میں آئی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو مرے نامۂ سیاہ میں تھی

یوں لگتا ہے کہ دنیا میں نفاق ہی ہمارا نشان امتیاز ہے۔ حکمران بھی اس نسبت سے میسر آئے ہیں۔ پنجاب کا شہزادہ سستا بازار دیکھنے آتا ہے تو ہیلی کاپٹر سے اتر کر دو درجن گاڑیوں کے جلو میں جلوہ افروز ہوتا ہے، سابق وزیراعظم کہتا ہے مجھے زندگی کے آخری سانس تک استثناء حاصل ہے اور کسی جرم کی سزا دی جا سکتی ہے نہ باز پرس ہو سکتی ہے۔ پچاس پچاس افراد ہر روز موت کے گھاٹ اتارے جا رہے ہیں اور حکمران اپنی نقل و حرکت کے لئے شاہراہوں پر ٹریفک رکوا رہے ہیں۔ اتحاد ایمان اور تنظیم کا تو بس نام ہے اصل اصول نفاق ہے۔ (روزنامہ دنیا 30 جولائی 2013ء)

## دواؤں کا مزاج

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ۔

(الف) ’’پٹیشیا کی کئی بیماریوں میں فالجی کمزوری پائی جاتی ہے۔ دراصل انتڑیوں میں اسی کمزوری کی وجہ سے اپھارہ بڑھتا ہے۔ دواؤں کا بنیادی مزاج یاد رکھنا ضروری ہے‘‘

(صفحہ: 124)

(ب) ’’ایلومن کے تمام زہریلے اثرات کا ایلومینیم کی ہومیوپیتھک دوا سے شفایاب ہو سکتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ یہ بیماریاں کیوں پیدا ہوئیں۔ اگر ان کی شکل ایلومن سے ملتی ہو اور مریض کا عمومی مزاج بھی ایلومن کی یاد دلاتا ہو تو یہ ساری بیماریاں اللہ کے فضل سے ایلومینیم کے مناسب استعمال سے دور ہو سکتی ہیں‘‘۔ (صفحہ: 46)

(ج) ’’گہری اور مزاج سے مطابقت رکھنے والی دوائیں جو انسانی جسم کی تعمیر میں نمایاں کردار ادا کر سکتی ہیں اگر مناسب وقفوں کے ساتھ مستقل استعمال کی جائیں تو یہ علاج وقت تو لے گا مگر بہت مفید اور دیرپا اثرات کا حامل ہو گا اور ہر بیماری کا الگ الگ علاج کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ مریض بحیثیت مجموعی شفا پا جاتا ہے‘‘

(صفحہ: 192)

# اطلاعات واعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## نکاح وتقریب شادی

❁ مکرم طارق محمود جاوید صاحب مربی سلسلہ افسر امانت وخزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم ساجد محمود صاحب واقف نو کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ تہمینہ مہدی صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ ومینیجر روزنامہ الفضل مبلغ دس ہزار یو ایس ڈالرز حق مہر پر مورخہ 31/ اکتوبر 2013ء کو رفیع بینکوئیٹ ہال میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں نے کیا اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ مورخہ 3 نومبر 2013ء کو دعوت ولیمہ کا انتظام بھی رفیع بینکوئیٹ ہال میں کیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ دلہن محترم چوہدری محمد ظفراللہ وڑائچ صاحب کی پوتی اور محترم چوہدری اللہ بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود چک 9 پنیار ضلع سرگودھا کی نسل سے ہے۔ دلہا مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق خادم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت بابرکت فرمائے اور آئندہ نسل کو خلافت احمدیہ کا فدائی اور جاں نثار بنائے۔ آمین

## درخواست دعا

❁ مکرم احمد طارق باجوہ صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بھانجا رمیض احمد واقف نو ابن مکرم مختار احمد صاحب عمر آٹھ سال سکنہ دادو والی ضلع سیالکوٹ کا دایاں بازو گھر میں گرنے کی وجہ سے دو جگہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے جلد شفاء عطا فرمائے اور تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین

❁ مکرم محمد زاہد صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم ظہور احمد صاحب کی آنکھ کا آپریشن 11 نومبر 2013ء کو فضل عمر ہسپتال میں کامیابی کے ساتھ ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محض اپنے فضل سے بچائے۔ آمین

❁ مکرم عدنان عالم بھٹی صاحب کارکن مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کے پتہ میں پتھری ہے اور میرے والد محترم مختار احمد بھٹی صاحب بھی آج کل بعارضہ قلب علیل ہیں۔ میرے والدین کی کامل شفایابی اور صحت والی لمبی عمر کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم عبدالشکور یاسر صاحب کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے کامل شفا کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم حافظ غلام مصطفیٰ کامران صاحب دارالصدر شمالی ربوہ کے مہروں کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## تبدیلی نام

❁ مکرم محمد خاں صاحب ولد مکرم غلام حیدر صاحب ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اپنا نام محمد خان ولد غلام حیدر ملہی سے تبدیل کر کے محمد خان ولد غلام حیدر رکھ لیا ہے۔ نیز میری اہلیہ مکرمہ مجیدہ بی بی صاحبہ نے بھی اپنا نام مجیدہ بیگم سے تبدیل کر کے مجیدہ بی بی رکھ لیا ہے۔ آئندہ ہمیں انہی ناموں سے لکھا اور پکارا جائے۔

سفوف مفرح: گھبراہٹ، لولگنا، گرمی کی قے وگرمی کے بخار میں مفید ہے۔
حب سعال: کھانسی خشک وتر ہر قسم میں مفید ہے۔
اکسیر الرجال: مردانہ طاقت کی بے مثال دوا
یہ تینوں دوائیں دواخانہ ہذا کے قدیم، مفید اور مؤثر مجربات ہیں
تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 55 سال
خورشید
1958
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں

## احمدیہ ہسپتال شیانڈا کینیا میں گورنر اور وزیرِ صحت کی آمد

Kakamega Country کے گورنر عزت مآب Wyeliffe Oparanya صاحب نے مورخہ 30- جولائی 2013ء کو احمدیہ ہسپتال شیانڈا کینیا کا دورہ کیا۔ ان کے ساتھ وزیر صحت Ms.Muhanda اور وزیر صنعت و حرفت Robert Sumbi بھی تھے۔ ممبران جماعت نے ان کا پُرتپاک استقبال کیا۔

گورنر صاحب نے مکرم ڈاکٹر اقبال حسین صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال کے ساتھ ہسپتال کا دورہ کیا۔ اس کے بعد انہیں مشن ہاؤس لے جایا گیا۔ اس کے بعد وہ ہسپتال کے سامنے شامیانے میں عوام کے پاس تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ جس کا سواحیلی زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اطفال اور ناصرات نے قصیدہ اور دیگر نغمے پڑھے۔ جن میں ایک نغمہ جماعت احمدیہ کے امن اور ہم آہنگی کے پیغام کے متعلق تھا۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ہسپتال کا پس منظر پیش کیا۔ اور بتایا کہ ہمارے سامنے کیا کیا چیلنجز ہیں اور ہم نے اب تک کیا حاصل کیا ہے۔ اس کے بعد مکرم مربی صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت کی خدمات کا ذکر کیا۔

مکرم گورنر صاحب کے سیاسی مبصر Mr.justin Mutobera نے جماعت کی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ وزیر صحت صاحبہ نے جماعت کی ضرورتمند لوگوں کی خدمت اور جدید آلات سے مزین ہسپتالوں کا بھی ذکر کیا۔ اس کے بعد وزیر صنعت وحرفت وتجارت نے بھی جماعت کی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے اپنے علاقہ میں جماعت کو مدد اور خدمت کیلئے درخواست کی۔ اس کے بعد جناب گورنر صاحب کو سامعین نے تالیوں سے خوش آمدید کہا۔ گورنر صاحب نے سامعین کو بتایا کہ وہ اس سال جلسہ سالانہ لندن میں شمولیت کے لئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے ہسپتال اور مشن ہاؤس کے دورہ کو بہت سراہا۔ اور جماعت احمدیہ کا لوگوں کی بے لوث خدمت کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے گورنر بننے کے بعد اس علاقہ میں پہلے دورہ کو بہت سراہا۔ اور اہل علاقہ کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے انہیں منتخب کیا۔ انہوں نے اس علاقہ میں اپنے کاموں کی منصوبہ بندی سے بھی آگاہ کیا۔ تقریر کے بعد انہوں نے جماعت کے تیار کردہ یونیفارم غریب طلباء میں تقسیم کئے۔ پھر Kassam Khatib Sahib ریٹائرڈ معلم سلسلہ نے دعا کروائی۔

گورنر صاحب نے ہسپتال کی Visitor's Book میں اپنے تاثرات درج کئے۔

'This is a very impressive facility that has gone a long way to help the community.Thanks for the good work'

وزیر صحت Ms.Ebie Muhanda نے لکھا۔

'Facility of good standards'

وزیر صنعت وحرفت اور تجارت نے لکھا۔

A good facility that is complementig the Government in providing health and care services

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سب ڈاکٹر صاحبان کے سب کاموں میں بہت برکت دے اور انہیں انسانیت کی بے بہا اور بے لوث خدمت کی توفیق دے، ایسی خدمت جو صرف خدا کے لئے ہو اور جس میں نہ ستائش کی تمنا ہو نہ صلہ کی پرواہ ہو۔ آمین

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
الحکمت (ناصر دواخانہ) گول بازار۔ ربوہ
TEL.047-6212248, 6213966

**بقیہ از صفحہ 1: خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور**

امن دین حق کی تعلیمات پر عمل سے ہی وابستہ ہے۔ افراد جماعت کا کردار اور مزاج اور ہر احمدی کا اپنے ملک کی خدمت کا جذبہ اس جماعت کو ساری دنیا میں ممتاز بناتا ہے۔

حضور انور نے اپنے دورہ جات، ریسپشنز اور انٹرویوز کی نشر و اشاعت کے حوالے سے میگزین، اخبارات، ریڈیوز اور ٹی وی چینلز کے ذریعہ دین حق کی تعلیم دنیا میں پہنچائے جانے، جماعت احمدیہ کا تعارف اور حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد اور دنیا میں صلح، امن، رواداری اور بھائی چارے کے قیام سے متعلق امام جماعت احمدیہ کے پیغام کی اشاعت کا احاطہ کیا۔ فرمایا کہ میرے ان دورہ جات کے دوران مجموعی طور پر تقریباً ساڑھے 3 کروڑ لوگوں تک دین حق کا پیغام پہنچا۔ فرمایا کہ اس زمانہ میں دنیا میں اس قدر دین کی اشاعت حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کے مطابق ہے کہ یہ زمانہ تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ ہے اور یہ جو میڈیا کوریج دیتا ہے یہ ہماری کوشش سے بڑھ کر ہے اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے۔ فرمایا کہ میرے اس دورے سے صرف 4 ملکوں میں ہی نہیں بلکہ ان کے ذریعے باقی 46 ممالک میں بھی دین حق اور احمدیت کا تعارف اور پیغام پہنچا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو جن نشانات کے ساتھ مامور بنا کر بھیجا وہ نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ حضور انور نے اس حوالے سے حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور انہیں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین حضور انور نے آخر پر مکرم بشیر احمد کیانی صاحب آف اورنگی ٹاؤن کراچی کی شہادت، مکرم عبدالسمیع نور صاحب پوتے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات اور مکرم مزمل الیاس صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ کی اچانک وفات پر مرحومین کا ذکر خیر کیا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

## درخواست دعا

مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے دفتر کے ایک کارکن مکرم محمد افضل بٹ صاحب شدید بیمار ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بائیں آنکھ کے موتیا کا آپریشن مورخہ 23 نومبر 2013ء کو ربوہ آئی کلینک ربوہ میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی، صحت کاملہ و عاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری حبیب الرحمٰن صاحب سابق کارکن وکالت مال ثالث تحریک جدید کو 17 نومبر 2013ء کو شام کے وقت برین ہیمبرج اور بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا۔ اسی وقت T.H.I کے C.C.U میں داخل کیا گیا۔ حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم فرید احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ایم ٹی اے ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب ابن حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مختصر علالت کے بعد 15 نومبر 2013ء کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر چورانوے سال سات ماہ تھی۔ اگلے روز دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ میرے والد متقی اور نیک وجود تھے۔ پنجوقتہ نماز آپ کی روح کی غذا تھی جبکہ ذکر الٰہی ہر وقت کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ آپ بائیس سال تک بطور مرکزی قاضی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح دارالصدر شمالی بیت الانوار کے پچیس سال امام الصلوٰۃ رہے۔ علاوہ ازیں جماعت کے مختلف عہدوں پر کام کرنے کی توفیق پائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین کی فہرست میں شامل تھے۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے پہلے سیکرٹری ہونے کا اعزاز بھی میرے والد کے حصہ میں آیا۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ کے علاوہ چھ بیٹے مکرم انیس احمد فاروق صاحب ربوہ، مکرم نصیر احمد عابد صاحب لندن، مکرم شاہد لطیف احمد پاشا صاحب جرمنی، مکرم منصور رفیق احمد صاحب امریکہ، خاکسار، مکرم خالد محمود احمد صاحب کینیڈا، چھ بیٹیاں مکرمہ قدسیہ تسنیم صاحبہ دارالبرکات ربوہ، مکرمہ طاہرہ تبشیر صاحبہ کینیڈا، مکرمہ عارفہ تبسم صاحبہ کینیڈا، مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ جرمنی اور مکرمہ امۃ الواسع صاحبہ کینیڈا سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر اور حوصلے سے اس صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور ان کے نیک اوصاف کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

**ربوہ میں طلوع وغروب 19۔نومبر**

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:15 |
| طلوع آفتاب | 6:37 |
| زوال آفتاب | 11:53 |
| غروب آفتاب | 5:10 |


گھریلو سامان برائے فروخت
سٹیل ایئر کولر، پنکھے، بیڈ، جنریٹر۔ ہنڈا اکارڈ ماڈل 87 فل آٹومیٹک پٹرول سی این جی اے سی برائے فروخت ہے۔
رابطہ: عامر محمود 0331-7962211

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 - 047-6214510

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
0300-9488447

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد: 0333-6710869
عابد محمود: 0333-6704603

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

وردہ فیبرکس
سردیوں کی مکمل نئی ورائٹی آ گئی ہے
قادیان جانے والوں کے ساتھ خصوصی رعایت کی جائیگی
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک ربوہ (دکان مارکیٹ کے اندر ہے)
0333-6711362, 047-6213883

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
انویسٹمنٹ کا نادر موقع
ڈائریکٹر: راحیل احمد
0300-4016760
0333-3305334
پلاٹ بیچنے یا خریدنے کیلئے ہمارے ساتھ مشورہ کر سکتے ہیں
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

FR-10

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ربوہ کی سب سے بہترین لوکیشن پر واقع
سنہری موقع
ورائٹی ہٹ جنرل اینڈ کاسمیٹکس سٹور
مین اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
رابطہ: 03346360340-03336706696
0476212922